سورۂ کوثر کا شانِ نزول

سورۂ کوثر قرآن کا ایک نہایت مختصر سورہ ہے لیکن اس کے مضمون کی نسبت سے جو سلسلۂ امامت کی دائمیت کے بارے میں ہے، بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

تاریخی مآخذ خصوصاً شیعی مآخذ میں آیا ہے کہ حضرتِ خدیجۃ الکبری علیہا السلام سے آنحضرت کے دو فرزند ہوئے، حضرتِ قاسم اور حضرتِ عبداللہ علیہما السلام۔ حضرتِ قاسم علیہ السلام اولین نرینہ فرزند تھے اور آپ کی نسبت سے آنحضرت ابوالقاسم کی کنیت سے مشہور ہوئے۔ حضرتِ عبداللہ علیہ السلام آپ کے بعد پیدا ہوئے تھے اور بعض مآخذ میں آیا ہے کہ آنحضرت نے آپ کو طاہر و طیّب کے القاب سے بھی نوازا تھا۔ جب آنحضرت کے یہ دونوں فرزند یکے بعد دیگرے رحمتِ ایزدی سے واصل ہوئے تو کفّارِ مکہ بہت خوش ہوئے اور آنحضرت کو ''ابتر'' یعنی نسل بریدہ کا طعنہ دینے لگے کہ اب محمدؐ کی کوئی نرینہ اولاد باقی نہیں رہی ہے اس لئے جس دین کی وہ تبلیغ کرتا ہے وہ اس کے بعد باقی نہیں رہے گا اور خودبخود ختم ہو جائے گا۔

اسماعیلی دعوت میں جہاں چراغِ روشن کی رسم جاری رہی ہے وہاں خصوصیت کے ساتھ حضرتِ عبداللہ کا ذکر کیا جاتا ہے کہ یہ رسم آپ کی وفات پر جاری ہوئی اور سب سے پہلے آپ کی وفات پر اس رسم کو ادا کیا گیا تھا۔

الغرض آنحضرتؐ اس عظیم امتحان و ابتلاء کے موقع پر دشمنوں کے طعنہ سے بہت رنجیدہ ہوئے تھے۔ اس لئے حضرتِ ربّ العزت نے آپ کی تسلّی اور دلجوئی کے لئے اس سورہ کو نازل کیا اور بشارت دی کہ آپ کے اساس اور وصی حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جو کہ کثیر الذریّہ ہیں اور حضرتِ خاتونِ جنت فاطمۂ زہرا علیہا السلام کی آلِ پاک کی صورت میں آپ کو کثیر اولاد دی گئی ہے جو ابد الآباد تک آپ کی دعوت کو جاری رکھیں گے۔ اس قرآنی بشارت کی وضاحت میں پیغمبرؐ نے فرمایا ہے: ''خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کی صلب میں قرار دی اور میری اولاد علی کی صلب میں۔'' اس حدیث

کا ذکر سنی مآخذ میں بھی آیا ہے۔ (دیکھئے اہل البیت الاطہار فی الاحادیث النبوّیۃ، ص ۵۵)۔ اور ساتھ ساتھ یہ بشارت بھی دی گئی کہ حقیقت میں ''ابتر یا نسل بریدہ'' وہی ہے جو زبردستی اور بغیر کسی حق کے امامت کا دعویٰ کرتا ہے۔ (دیکھئے پیر ناصر خسرو، وجہ دین، ترجمۂ اردو، صص ۳۲:۳۳)۔

فقیرحقیر

آسٹن مرکز

۲۲، اکتوبر ۲۰۱۱